ملازمتوں میں مسلمانوں کا تناسب وغیرہ) پر مختصر مگر جامع انداز میں ایک ایسے ہوش مند معلم کا موقف پیش کیا ہے جسے اپنے ملی تشخص پر اصرار ہے اور وہ اسی لیے مسلمانوں کی نژادِنو کے مستقبل کے بارے میں فکرمند بھی ہے۔ انھوں نے اربابِ تعلیم کو، اور خود بھارتی مسلمانوں بالخصوص متعلمین اور ماہرین تعلیم کو تعلیمی دنیا کے اہم نظری وفکری اور پیشہ ورانہ مسائل کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اس طرح یہ پُراز معلومات کتاب بھارتی مسلمانوں کے تعلیمی مسائل پر غوروفکر کی دعوت دیتی ہے--- انھیں سوچنا ہوگا کہ ایک مخالفانہ اور بعض صورتوں میں متعصبانہ ماحول میں، انھیں کس طرح اپنا راستہ نکالنا ہے (رفیع الدین ہاشمی)۔

پاکستان کے نامور سائنس دان، از خالد محمود عاصم۔ ناشر: القمر انٹر پرائزز، رحمٰن مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۳۹۲۔ قیمت: ۲۴۰ روپے۔

ہمارے ملک میں سائنس اور سائنسی تعلیم کی جو قدر و قیمت ہے، سائنس دانوں کی حیثیت اور مقام بھی اس سے کچھ زیادہ نہیں۔ سوائے چند ایک سائنس دانوں کے (جنھیں ''قومی ہیرو'' کا درجہ حاصل ہوگیا ہے) ہم اپنے ملک کے ذہین اور باصلاحیت سائنس دانوں اور ان کے کارناموں سے بڑی حد تک بے خبر ہیں۔ زیرنظر کتاب میں پاکستانی سائنس دانوں کے حالاتِ زندگی اور ان کی کارکردگی سے آگاہی کی اہم ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

پاکستان کے کچھ سائنس دان تو ایسے ہیں جن کا نام تقریباً ہر شخص جانتا ہے (ڈاکٹر عبدالقدیر خاں، پروفیسر عبدالسلام، سلیم الزماں صدیقی اور پروفیسر عطاء الرحمٰن وغیرہ) لیکن ان کے علاوہ بھی کئی سائنس دان پاکستان کے اندر رہتے ہوئے عالمی معیار کی تحقیق کر رہے ہیں۔ ان میں قائداعظم یونی ورسٹی اسلام آباد کے ڈاکٹر ریاض الدین سرفہرست ہیں۔ ان کے علاوہ قائداعظم یونی ورسٹی، پنسٹیک، عبدالقدیر خاں ریسرچ لیبارٹریز، اور ایچ ای جے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ برائے کیمیا، کراچی سے منسلک کئی سائنس دان نمایاں ہیں۔ بعض پاکستانی سائنس دان ایسے بھی ہیں جو بیرون ملک اپنے اپنے شعبوں میں انتہائی اعلیٰ پائے کا تحقیقی کام سرانجام دے رہے ہیں اور انھیں وہاں نہایت اعلیٰ مرتبہ و مقام حاصل ہے (مثلاً ڈاکٹر محمد منور چودھری جو برطانیہ کی مشہور زمانہ کیونڈش لیبارٹری کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر ہیں)۔

مصنف نے (۶۰ سے زیادہ) سائنس دانوں سے متعلق معلومات جمع کر کے انھیں مرتب کرنے کے لیے خاصی محنت اور جاں فشانی سے کام کیا ہے۔ ان کی یہ کوشش لائق تحسین ہے۔ تاہم مصنف خود چونکہ سائنس کے شعبے سے منسلک نہیں ہیں اور کتاب کی تالیف میں جن مآخذ پر انحصار کیا گیا ہے، وہ بھی لازمی طور پر مستند نہیں

ہیں لہٰذا کئی مقامات پر ایسی باتیں آگئی ہیں جو حقائق کے خلاف ہیں مثلاً صفحہ ۶۳ پر دعویٰ کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر امان اللہ (کون امان اللہ؟ یہ کچھ نہیں بتایا گیا) کو نیوٹن اور آئن سٹائن کے بعد تیسرا بڑا سائنس دان مانا جاتا ہے۔ اسی طرح کراچی کے پروفیسر قادر حسین کے اس دعوے کو (کئی دوسرے ناقابل اعتبار دعووں سمیت) پذیرائی بخشی گئی ہے کہ انھوں نے قانونِ بقائے توانائی کو غلط ثابت کرتے ہوئے ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے جو کم توانائی حاصل کر کے زیادہ توانائی پیدا کرتی ہے۔ شاید مستند ذرائع سے تصدیق کیے بغیر محض اخباری بیانات پر انحصار کرنے سے یہ صورت پیدا ہوئی ہے۔

پاکستان کے بعض صفِ اوّل کے سائنس دانوں (مثلاً حمید احمد خاں، فیاض الدین، سہیل زبیری، اسلم بیگ، قاسم مہدی، وقار الدین احمد اور انور وقار وغیرہ) کا اس کتاب میں کوئی تذکرہ نہیں ہے جب کہ بعض ایسی شخصیات کے بارے میں معلومات شامل کی گئی ہیں جن کی ملک وقوم کے لیے دیگر خدمات تو یقیناً قابل قدر ہیں تاہم سائنسی تحقیق میں ان کا حصہ نہیں ہے۔ اسی طرح بیرونِ ملک سائنسی تحقیق سے منسلک بے شمار پاکستانیوں میں سے صرف ایک کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ کتاب کے زیر ترتیب حصہ دوم میں ایسی تمام کمیوں کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

یوں تو یہ کتاب بیش تر قارئین کے لیے دل چسپی کا باعث ہوگی لیکن طالب علموں میں عمومی طور پر اس کا مطالعہ سائنس کی طرف رغبت پیدا کرے گا اور سائنس کے طالب علموں کو تحقیق کی راہ اختیار کرنے پر ابھارے گا (فیضان اللہ خان)۔

تلقین اقبال، پروفیسر رشید احمد انگوی۔ الخلیل ریسرچ سنٹر، ۱۶ جی مرغزار (پکو ٹاؤن) ملتان روڈ، لاہور۔ صفحات: ۲۱۵۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

پروفیسر رشید احمد انگوی نباتیات کے استاد ہیں، ملی اور دینی جذبے سے سرشار ہیں اور ''انھیں ملتِ اسلامیہ کی زبوں حالی کا غم بے چین رکھتا ہے''۔ علامہ اقبال کی تلقین انھیں اپنے جذبات سے ہم آہنگ محسوس ہوئی۔ زیرنظر مجموعۂ مضامین اسی ہم آہنگی اور احساساتِ دینی وملّی کی ترجمانی کرتا ہے۔ تقریباً تین درجن مختلف عنوانات کے تحت مصنف نے اپنے دردمندانہ خیالات کا اظہار کیا ہے۔ [عنوانات: تعلیم کی اہمیت، مغربی نظام تعلیم کا حاصل، مکتب کا جواں، غلام قوموں کا غلام ضمیر، مسلمان اور قرآن، فقر واستغنا، فرنگی، عالم عرب اور اسلامی دنیا، فکر اقبال اور اکیسویں صدی وغیرہ وغیرہ]۔ ہر شذرے کا آغاز کلامِ اقبال سے ہوتا ہے۔

انتساب ڈاکٹر عبدالقدیر خاں کے نام ہے۔ مصنف نے ''فکر اقبال کے تمام گوشے بہت وضاحت